جلد ۱۲ | بمبئی چہار شنبہ ۲۲ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۶ مئی ۱۹۰۶ء | نمبر ۱۵

مقدمۂ ... محسن الملک

سنتا ہوں کہ محسن الملک بمبئی آگئے ہیں۔ وہ ... میں
مقیم ہو رہے ہیں۔ اور ڈاکٹروں نے تشخیص کی ہے کہ انکے
دل و جگر پر صدمہ پہنچا ہے اور سر پر وہ اثر پڑا ہے۔ بمبئی
میں ڈاکٹروں کی تشخیص بھی درست نہیں بلکہ غلط ہے۔ پہلے کہ
علیگڈھ کا ڈاکٹر کہتا ہے کہ محسن الملک کے جگر و قلب پر صدمہ
ہے کہ محسن الملک کی بخت شکستگی کی۔ اور وہ ڈکٹار کا ہو چکا
محسن الملک ہے کہ ان۔ لہذا محسن الملک کے قلب و جگر کا متاثر ہونا
اور پھر غلبہ کا ہونا کوئی تعجب انگیز بات نہیں ہے۔ مگر کیا
پروا ہے۔ جہاں بیسیوں دفعہ ... آ ...
ہو چکی ہیں وہاں ایک دفعہ اور بمفید رگڑنی بھی
ابھی بچ دو دن کے لیے اٹھ جائیگی۔

کانگریس والوں کو ایک مفید صلاح

کانگریس والوں کے مفید ایجنٹ تو ابھی بازی ہی کیا بات ہم
بتاتے ہیں اگر وہ جیت کر نکل گئے تو انگلستان چلے گئے آئندہ یہ بالکل
یقینی بات ہے۔ یہ تو آنی جرأت ہوگی کہ مسلمانوں کی شرکت
کے بغیر کانگریس کی بہت سی مسرتوں کا خون ہو رہا ہے تو بس
تبل ہوگا نہ رہا دھا جائیگی۔ نہ مسلمان شریک ہونگے نہ کانگریس
نیشنل کانگریس کہلائیگی۔ تو کانگریس کے شاید عادل آغوش
میں لینے کیلئے دو ہی صورتیں ہیں کانگریس والے بھی کیا یاد
کرینگے ہم انکو ایسی عمدہ باتیں بتاتے ہیں جو انکو خواب و خیال میں بھی آئی
ہونگی۔ مفت بتاتے ہیں کہ وہ تمام مسلمانوں کو ہندو بنا لیں پھر
کانگریس کی کایا پلٹ خود انکی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ اگر یہ قابل عمل
نہو اور یقین ہے کہ مسلمان ہندو نہیں ہو سکتے تو دوسری
آسان اور سہل راہ کامیابی یہ ہے کہ سب ہندو مسلمان ہو جائیں انکو
مسلمانوں میں شریک کر لینے کا ہم ذمہ لیتے ہیں کسی طرح کی کلفت

انجمن اسلام کا جلسہ مولود

انجمن اسلام بمبئی کے سکرٹری نے ۱۰ ربیع الاول کو ہمراہ
انجمن اور مشاہیر شہر کو دعوت دی تھی اور داعی اسلام کو
تکلیف دی تھی کہ وہ جلسہ میں اس مبارک دن کے کچھ فضائل بیان
کریں۔ چونکہ دن بارہ کا تھا فرشتوں کی راہیں بند نہیں
پندرہ بیس کرسیوں کے سوا تمام کرسیاں فرشتوں کیلئے
تھیں۔ لوگ آتے تھے اور کرسیاں خالی پاکر چلے جاتے
تھے۔ داعی اسلام جو مضامین منضبط کرکے آئے تھے وہ
انسانوں کے مفید مطلب تھے انکے پاس کوئی بات فرشتوں کی
دلچسپی کی نہ تھی لہذا انسانوں کیلئے دو تین منٹ کچھ فرماکر
نے فاتحہ خیر پڑھ دی۔ سکرٹری نے داعی کا شکریہ ادا کیا
کا اور لوگوں نے سکرٹری کے ذریعہ سے ثواب دارین
حاصل کرنے کا شکریہ ادا کیا۔ اور رخصت
ہوئے۔

گورنمنٹ نے بڑی عنایت کی

بھلا یہ بھی کوئی بات ہے کہ خواہ مخواہ ہم گورنمنٹ کو بسبات کا الزام دین کہ اعلیٰ درجے کے عہدون پر دیسیون کو مقرر کرتے ججکتے ہے موٹی سی بے حرف بات یہ ہے کہ بھولی بھالی گورنمنٹ کو اسکا پتہ نہین لگتا کہ قابل دیسی کس گوشے مین بیٹھے ہوئے ہین اور مشاغل ضروری کی مصروفیت کے باعث اسے اتنی مہلت نہین ہوتی کہ اونکی تلاش مین وقت ضایع کرے اسلئے جو کچھ سب انگریز قابل ہی ہوئے ہین اور فطرت کی طرف سے اون کے خمیر مین حکومت کرنیکا مادہ بھرا ہوا ہے وہان تلاش کی تکلیف کی کوئی ضرورت نہین پڑتی ہے جو لوگ سامنے آیا بس اوسے معزز عہدے پر ممتاز کر دیا۔ اگر گورنمنٹ کو کسی قابل دیسی کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے تو بشرطیکہ اسے اسکی قابلیت کی تحقیق کرنے کی مہلت ہو یہ ضرور اسکی قدر کرتی ہے ریاست خیرپور کی وزارت کے متعلق عام طور پر لوگون کا یہ خیال تھا کہ سردار یعقوب خان کے مرنے سے جو جگہ خالی ہوئی ہے اوسپر گورنمنٹ کسی انگریز کو مقرر کرنا چاہتی ہے۔ ہمین بڑی حیرت تھی کہ ایک اسلامی ریاست اور عرصہ دراز سے اسکی وزارت مسلمانون ہی مین رہی ہے پھر ہی کیا وجہ کہ کوئی مسلمان اسکا مستحق نسمجھا جائے اور دوسرے معزز عہدون کی طرح اسپر بھی صاحب بہادر ہی مقرر کئے جائین۔ اسمین کوئی شک نہین کہ گورنمنٹ کا ضرور ایسا خیال تھا مگر اسکی کیا وجہ۔ صرف یہی کہ اسے کوئی مسلمان دیسی قابل نظر نہین آتا تھا لیکن دیکھئے انصاف پسندی اسے کہتے ہین کہ با وجود یکہ

یوروپین کی تقرری

کا مصمم ارادہ ہو گیا تھا اور چند انگریز اس عہدہ کے لئے نظرون ہی نظرون مین منتخب بھی کر لئے گئے تھے مگر جونہی ایک قابل مسلمان پر اسکی نظر پڑی۔ بغیر اس خیال کے کہ ہماری دیسی بھگت بنیگی گورنمنٹ نے اسکی قابلیت کی داد دے دی وہی دیسی اسپر نہ ہو لیکن کہ یہ اخبارون کی چیخ پکار کا نتیجہ ہے اور اگر اخبارون کی طرف سے تحسین سادہ ہی جاتی تو ہرگز ہرگز یہ عہدہ کسی مسلمان کو نصیب نہ ہوتا بھلا دیسی اخبارون کی گورنمنٹ کی نظرون مین اسقدر وقعت ہی کہان جو اونکی کوئی بات قابل سماعت تصور کیجائے۔ بات صرف یہی ہے کہ گورنمنٹ ہو انصاف کی دلدادہ اور وہ اپنی تمام رعایا کو ایکہی نظر سے دیکھتی ہے۔ ملکہ وکٹوریہ کے اعلان کو ہر شرط کی پابندی کو وہ اپنا فرض سمجھتی ہے اور کالے گورے مین کسیطرح امتیاز نہین رکھتی مگر یہ بھی تو نہین ہو سکتا کہ جب دیسی قابلون کا کال ہو تو ناقابلون کو قابل انگریز وزیر پر ترجیح دیجائے ہم اپنی ناقابلیت کو دیکھتے نہین اور خواہ مخواہ گورنمنٹ پر رعایت بیجا کا الزام لگاتے ہین ورنہ یہی خیال فرمائیے کہ اگر گورنمنٹ اپنے ارادے پر قایم رہتی اور ریاست خیرپور کا قلمدان وزارت کسی یوروپین کے حوالے کرتی تو میر ریاست یا کوئی دیسی کا بکر یا اخبارات کا شور محشر خیز کیا کر سکتا تھا سب دم بخود ہو کے اپنا سا منہ لیکر رہجاتے مگر نہین چونکہ گورنمنٹ انصاف کا خون نہین کرنا چاہتی تھی اسلئے جب مسٹر شیخ صادق علی شیر علی صاحب کو اس عہدہ کے قابل پایا تو بڑی خوشی کے ساتھ اونہین اس عہدہ پر ممتاز فرمایا۔

شیعون کا نیا پاک گروہ

حضرات شیعہ بھی زمانہ کا رنگ پہچاننے مین اعلیٰ درجہ کا کمال رکھتے ہین اونہون نے شیعہ مذہب کی ترقی نے سارے عالم کو محو حیرت بنا دیا ہے اور دھم مین کہ بجائے ترقی کے اور تنزل کر رہے ہین تو آخر دھم بھی وہی طریقہ کیون نہ اختیار کرین جو اہل اسلام کی روز افزون ترقی سے گھبرا کر عیسائیون نے اختیار کیا ہے۔ یہ تو ظاہر بات ہے کہ اصولاً مذہب اسلام مین جو اوصاف مین وہ کسی اور مذہب مین نہین اسلئے یہ ممکن نہین کہ شرفا اور مرفہ الحال لوگ اس مذہب سے منحرف ہون یا بت پرستی وغیرہ مذاہب باطلہ کو چھوڑ کر اس پاک مذہب کے سوا اور کسیطرف رخ کرین۔ پیر عیسائیون کے لئے صرف یہی ایک موقعہ باقی رہ گیا تھا کہ مال و دولت کا لالچ دیکر رذیلون اور تنگدستون کو اپنی طرف کھینچین۔ اسمین اونہین بہت بڑی کامیابی ہوئی اسلئے کہ جن کے مذہب کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا اونہین اس سے کیا واسطہ کہ ہم عیسائی کہلاتے ہین یا اور کچھ۔ آرام سے زندگی بسر ہو تو اس سے زیادہ اور کیا چاہیئے۔ حضرات شیعہ کو بھی اسکا گر معلوم ہو گیا۔ ہم نور کے قاضی تو مشہور مین ہی جو نور کے مولوی صاحب بھی چند روز مین ویسی ہی شہرت حاصل کی۔ آپنے جب دیکھا کہ شریعہ پر میرے منطق کا جادو نہین چلتا اور اصول شیعی پر وہ لعنت بھیجتے ہین تو شہر کے مہتر ون کو جمع کر کے اونہین سمجھا بجھا کر اپنے گروہ مین شامل کر دیا۔ مولوی صاحب نے سارے شہر کے شیعون سے یہ بات قبولوائی کہ شرافت مین ہم اور یہ مہتر ایکہی درجے کے ہین اسلئے ہم بخوشی انکو سلسلہ ازدواج قایم کرینگے ہم حضرات شیعہ کو اس

بکری کی مان کہانتک خیر منائیگی

مسلمانون نے نااتفاقی سے اپنی یہانتک حالت پہنچادی - مگر اب تک انکی آنکہین نہین کہلین ہندوستان پر جو انگریزون کا قبضہ ہوا اسکی وجہ یہی باہمی نااتفاقی تہی ورنہ یہ ممکن تہا کہ بمشکل چند انگریز اس زبردست و مستحکم سلطنت پر اس آسانی سے قابض ہو سکتے - یہی حال اور اسلامی ممالک کا بہی ہوا - جہان دوران اسلام نے ابتدائی درجہ کی شجاعت کی داد دیکر تہوڑے ہی عرصہ مین اپنی بہادری کا سکہ جما دیا تہا مشرق سے مغرب تک اسلام کے پہریرے اڑ رہے تہے اور یہود و نصاریٰ کے تمام ممالک کو بزور شمشیر فتح کر لیا تہا وہی ممالک آپس کے نفاق اور خانہ جنگیون کی وجہ سے مخالفین اسلام نے انکے ہاتہون سے بڑی سہولت سے چہین لئے اور چہینتے چلے جاتے ہین - سلطنت مراکو کے قطعی استحکام کو دیکہکر اہل یورپ کی یہ ہمت نہین ہوتی تہی کہ مجبوری تو کجا کبہی اس ملک پر فوجکشی کرین لیکن آخرکار انہین مداخلت کا جو موقعہ مل گیا وہ اسی ملعون نفاق کی بدولت تہا - رسولی نے سلطان وقت کے خلاف علم بغاوت بلند کرکے سلطنت کی بنیاد کو ہلا دیا - ہزارون کو اپنی شجاعت کا نمونہ دکہاکر مطیع کر لیا - اور سارے ملک مین بدامنی کی بنیاد ڈال دی - کمزور سلطان مراکو مین اتنی طاقت نہ تہی کہ وہ اس بہادر کی بغاوت کو فرو کر سکتا - رفتہ رفتہ بغاوت نے زور پکڑا - اور جب معاملہ اختیار سے باہر ہو گیا تو اہل یورپ جو ایک مدت سے اسکی طرف للچائی ہوئی نظر سے دیکہ رہے تہے موقعہ پاکر بیچ مین کود پڑے سلطان مراکو نے عام کی

عیسائیونکی شرارت باطنی

سے وہ اچہی طرح واقف تہا اور جب اہل یورپ اسکی حمایت کیلئے تیار ہو گئے تو وہ بخوبی جانتا تہا کہ عیسائی بغیر کسی خود غرضی کے مسلمانون کو مدد دین تو یہ ممکن ہی نہین مگر کیا کرتا مجبور تہا اگر انکی مدد سے انکار کرتا تو یہ رسولی کی حمایت کرتے اور اسمین بہت جلد سلطنت کی بربادی کا اندیشہ تہا اسلئے مجبور ہو کر انکی مدد قبول کرنی پڑی اور اب اسکا خمیازہ بہگتنا پڑا ہے - رسولی کی ذاتی شجاعت یورپین لفنگوڑون کی حمایت سے کہین دبنے والی نہ تہی وہ بدستور اودہم مچاتا رہا اور سلطنت کی اینٹ سے اینٹ بجادیکا اسی مین بہت سے قبیلون کو اسنے اپنا حامی دشمن بنا لیا اور وہ اسکی تاک مین لگے ہوئے تہے نہ سلطانی فوج اسکا کچہ بگاڑ سکی نہ یورپین افسرون کی کوئی تدبیر اسکی گرفتاری مین کارگر ہو سکی - مثل مشہور ہے آہن باہن نرم میشود یورپین فوج مین اس شیر نیستان کی گرفتاری کی کہان طاقت تہی بنی یوسف نامی ایک بہادر سلامی قبیلہ نے آخرا وسے گرفتار کرکے پابزنجیر سلطان عبد العزیز کی خدمت مین روانہ کیا - افسوس ہے بانی فساد پہلے ہی گرفتار ہو جاتا تو مراکو کو اہل یورپ کی مدد کی کوئی ضرورت نہ ہوتی اور حسب سابق یہ اسلامی سلطنت بدباطن اہل یورپ کے دستبرد سے محفوظ رہتی مگر خانہ جنگی کا برا ہو - کہ عام طور پر اسلامی ممالک مین یہہ وبا پہیلی ہوئی ہے اور اسی نے مراکو کی یہ حالت کر دی ہے کہ ذرا ذرا سی بات پر یورپ والے اس سے جو چاہتے ہین اوگلوا لیتے ہین -

موئے پر سو دُرّے

یورپ والون کا تو ہمیشہ سے یہ اصول رہا ہے کہ جو مروت و لحاظ سے پاؤڈر دیدے دیکہا اوسکو تو ایسے ہاتہ دہو کر پیچہے پڑ جاتے ہین کہ پہر وہ کسیطرح اون کے پنجہ تسلط سے بچ نہین سکتا - اور جہان کسی نے ذرا بہی کڑا کرکے اونکے آنکہہ ملائی اور یہ گربہ مسکین کی طرح دم دباکر اپنی راہ لیتے ہین - سلطان المعظم کو ایک عرصہ تک دول یورپ اسیطرح گیدڑ بہپکیون سے ڈہمکاتے رہے بحضور سلطان المعظم بہی مصلحت وقت اونکی ہر بات پر آمنا و صدقنا کہتے رہے اسلئے کہ وہ تنہا تہے اور یہ جب حملہ کرتے تہے مجموعی قوت سے - علاوہ ازین ابتدا مین سلطنت ترکی کو اندرونی حالت کی اصلاح مین اسقدر مجبوریت تہی کہ بیرونی حملون کی روک تہام کی طرف توجہ کرنا ناممکن تہا - مگر جب ملک کی حالت سنبہال چکے تو ایکدفعہ خواب راحت سے چونکنے والے شیر کی طرح اٹہے اور ڈہاڑ کر اونہون نے یورپین دوشیزون کی طرف نظر غیظ سے دیکہا اور دونکا پتہ پانی ہو گیا اوسوقت سے باوجود مجموعی قوت کے اونکی مجال نہین جو ترکی کی طرف بری نظر سے دیکہہ سکین مگر اونہین ایک آدہ شکار کی تاک کی ہمیشہ فکر لگی رہتی ہے - مراکو کی خانہ جنگیون نے اونہین اچہا خاصا موقعہ دیا - جب جیسی طرح وہان مداخلت کر چکے - تو لگے سلطان مراکو کو جا دبیجا دبانے - اب یہی دیکہئے کہ کسی ایک فرانسیسی ڈاکٹر کو قتل کر دیا اسکا تاوان سلطنت کو بہگتنا پڑا - بیچارہ سلطان مراکو حالت خانہ جنگی مین ہنگامہ بہی کیسے کر سکتا - آخر اسپر راضی ہوا کہ قاتلون کو گرفتار کرکے عدم آباد پہنچائے - ورنہ

قدرت کے کرشمے

لوگوں کو شاید حیرت ہو تو ہو۔ ہمکو تو یہ سنکر ذرا بھی تعجب نہیں ہوا کہ لکھنؤ کے محلہ منصور نگر میں ایک عورت کی طاعونی گلٹی میں سے ایک سوا گز لانبا زندہ سانپ چھنگلیا کے برابر موٹا نکلا۔ اور پھر شگاف دیا گیا تو اسکے شگاف میں سے ایک دوسرا سانپ ڈھائی گز لانبا اور انگوٹھے کی برابر موٹا زندہ برآمد ہوا ان دونوں سوا گز اور ڈھائی گز لمبے سانپوں کو لیڈی ڈاکٹر بغرض مزید اور دلچسپی کے لئے اپنے گھر لے گئیں۔ اسکے ساتھ ہی ایک خاص خبر اور بھی لگا پایا ہے کہ ایک دو طاعونی مریضوں کی گلٹیوں سے چوہے بھی برآمد ہوئے ہیں گو موجد مصیبتیں اب اس طرف مائل ہوئی ہیں۔ ان شاء اللہ دیکھئے گلٹی کے شگافوں میں سے اور کیا کیا برآمد ہوتا ہے۔ لیکن زمانہ نے بالکل ابتدائی حالت کی طرف رجوع تو نہیں کیا جبکہ پسلی سے آدمی برآمد ہوتے تھے۔ اور بات بالکل خلاف قیاس بھی نہیں معلوم ہوتی۔ زمین کے متعفن بخارات جو انسانی جسم میں سرایت کرتے ہیں ممکن ہے کہ سانپ اور چوہوں کے گلے سڑے جسموں کے ذرات سے بھرے ہوئے ہوں اور مسامات جسم انسانی میں داخل ہوگئے ہوں۔ اور یہ تمام مادہ گلٹی کی طرف رجوع کر گیا ہو۔ اور وہیں سانپ اور چوہوں بننے پر پرورش پائی ہو۔ اور شگاف دینے پر نکل آئے ہوں۔ تو اکثر مشاہدہ کیا گیا ہے کہ مینڈک کی خشک خاک سے ایام بارش میں مینڈک پیدا ہوجاتے ہیں۔

پونہ کے مسلمانوں کا پولیٹیکل جلسہ

یہ تو بیشک خوشی کی بات ہے کہ پونہ کے مسلمانوں نے بھی چلتی ہوا کا رخ پہچانا اور قومی ضروریات کا انکو بھی احساس ہوا۔ ایک مدت کے خواب غفلت سے جو بیدار ہیں مبارکباد کے مستحق ہیں۔ جلسے میں یہ بات ظاہر کی گئی کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی اغراض سے پونہ والے اتفاق کرتے ہیں اور پونہ کی مجلس اس مسلم لیگ کی ایک شاخ متصور ہوگی۔ پھر گوکھلے وغیرہ پر نکتہ چینی کی گئی کچھ مبارکباد آمیز شکریے ادا کئے گئے اور جلسہ برخاست ہوا۔ ہماری رائے میں پونہ والوں نے کسیقدر قبل از وقت اتفاق کا اعلان دیدیا ہے۔ آل انڈیا مسلم لیگ ابتک قطعی طور پر قائم ہی نہیں ہوا۔ ابھی تو رائیں لیجا رہی ہیں تجویزیں ہو رہی ہیں۔ ابھی چند ہی روز کا ذکر ہے کہ ٹائمز آف انڈیا نے نواب سلیم اللہ خان کی بعض تجویزیں نہ سخت مگر معقول نکتہ چینی کی تھی۔ اور بہت سے اخباروں نے نواب صاحب کی اس رائے سے مخالفت کی تھی کہ مسلم لیگ کانگرس کی مخالفت پر قائم ہوا ہے۔ انہی نکتہ چینیوں سے متاثر ہو کر نواب وقار الملک نے نہایت سنجیدہ تقریر کی تھی کہ مسلم لیگ مسلمانوں کی ضروریات اور مقاصد کا محافظ ہوگا اسکو کسی کی مخالفت سے کچھ سروکار نہوگا لیکن اسی قسم کی اصلاحیں اور ترمیمیں ابھی ہو رہی ہیں اور بعد چند مدت کے لکھنؤ میں اخیر فیصلہ ہونے والا ہے تو جن باتوں کا ابتک قطعی اور اخیر فیصلہ ہی نہیں ہوا انسے اتفاق کرنا کیا معنی۔ اور پھر پہلے ہی جلسہ میں گوکھلے وغیرہ اقوام کی بوچھاڑ جو غالباً مسلم لیگ کے بھی منشا کے خلاف ہے خواہ مخواہ ہی لوگوں کو ناخوش کرنے کیلئے پسندیدہ نہیں۔

اسلام دلوں میں ہمت بھر دیتا ہے

اکثر شہروں کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جو ہندو طاعون سے مرجاتے ہیں انکو ہندو اوٹھانے اور مرگھٹ تک پہنچانے سے بہت ڈرتے ہیں۔ برخلاف اسکے مسلمان اپنے ہی مردوں کو نہیں۔ بلکہ ہندوؤں کے مردوں کو بھی اوٹھانے میں مدد دیتے ہیں۔ یہ صرف توحید کی برکت ہے جو مسلمان کے دل میں اس قدر مضبوطی سے بیٹھ گئی ہے کہ وہ ہر مصیبت اور ہر مشکل میں مطلق نہیں گھبراتے اور خدائے ذوالجلال پر پورا پورا بھروسہ رکھتے ہیں۔ کوئی خوف حتی کہ مرنے کا ڈر بھی اون کے قدم کو نہیں ڈگمگاتا۔ کاش کہ مسلمان توحید سی اصلی چیز کو ہاتھ سے نہ دیں۔ اگرچہ بد صحبتوں نے مسلمانوں پر اپنا رنگ جمایا ہے اور بعض نام کے مسلمان توحید سے کورے دکھائی دینے لگے ہیں مگر ہندوؤں نے غالباً مسلمانوں کی اس جرأت و ہمت اور اونکی مصیبتوں کے اوقات میں ہمدردی دیکھکر اس یقین کو اور بھی مضبوط کرلیا ہوگا کہ مسلمانوں کے بغیر ہماری پولیٹیکل ترقی ہو یا پولیٹیکل منشا ہے پوری ہوتی نظر نہیں آتی فقط زبانی خرچ سے لیڈر بننا اور پولیٹیکل کہلانا بہت آسان بات ہے مگر بار مصیبت میں مستعد رہنا اور اپنی جان کو جوکھوں میں ڈالنا خالہ جی کا گھر نہیں ہے۔ یہ مسلمانوں ہی کا دل گردہ ہے اور یہ کھیل وہی کھیل سکتے ہیں۔ ہندو بھی مسلمانوں کا ساتھ سچے دل سے دیں تو اتفاق ہونا کیا بڑی بات ہے مگر انکی ہر بات میں ایک خوفناک چال معلوم ہوتی ہے

ٹائمس آف انڈیا کا ایڈیٹر

اتفاق سے کانگریس پارٹی مین ٹائمس آف انڈیا کے ایڈیٹر ہمارے مسٹر فریزر بھی شریک نکلے اور شریک بھی شریک غالب ۔ یعنے انھین نے سر آغا خان سے بذریعہ تار امداد و اعانت کی درخواست کی ۔ اور انھون نے بذریعہ تار جواب بھیجا ۔ کہ ایسی باتون مین مذہبی دباؤ کی ضرورت نہین ۔ اور نہ مین اس قسم کا دباؤ مناسب سمجھتا ہون ۔ مگر خیر مین حضرت موسیٰ کو وہی بھیجتا ہون کہ وہ جن کو مناسب سمجھین کانگریس پارٹی کے گروہ طور پر پہونچا دین ۔ اسکے سوا تار مین کچھ ایسی رمزی باتین بھی تھین جو قابل اظہار نہ تھین ۔ مخالف پارٹی کو اس تار کی کاپیہ کسی چغل مخبر نے دیدیا اسنے اگر انگریز افسرون کے ساتھ مسٹر فریزر کو بھی دھر گھسیٹا ۔ کورٹ مین مخالف پارٹی کے بیرسٹر مسٹر جنا نے لے دے شروع کر دی اور چپکے سے کہا کر وہ تار تو پیش کیجیے ۔ جس کے اثر سے آپنے سر آغا خان کے مریدین اور معتقدین کو بہکانا ہے ۔ مسٹر فریزر گھبرائے کہ یہ کیا معاملہ ہے ۔ تار پیش کرنا کیا معنی نہین ہی فروری ۔ ورنہ وہمارا ستیاناس ہوتا مین وہ تار کسی طرح دکھا ہی نہین سکتا ۔ مسٹر جنا نے کہا کر تار تو دکھانا ہی پڑیگا ۔ ہمارے مقدمہ کے ثبوت کا دارومدار بہ تو اسی تار پر ہے ۔ اس پر مدعی کا کام صاحب ہوا کر تار پیش کر دو تو مقدمہ چلے ۔ مسٹر فریزر بیدستانے میں کر

سنگ آمد و سخت آمد

کہا مین مجبور ہون ۔ مین تار کسی طرح پیش نہین کر سکتا ۔ جج نے اس جواب کو توہین عدالت سمجھکر مسٹر فریزر پر پچاس روپیہ جرمانہ کر دیا ۔ اور حکم دیا کہ کل تار ضرور پیش کرنا ہوگا ۔ دوسرے دن مسٹر فریزر نے مؤدبانہ عرض کیا کہ تار حاضر ہے ۔ مگر اس شرط پر کہ صرف حضور ہی ملاحظہ فرمائین ۔ مخالف پارٹی کو دکھانا میرے ہمیشہ کے لیے سخت خطرناک ہے ۔ اگر وہ باتین مقدمہ سے تعلق رکھتین تو مجھکو تار دکھانے مین عذر ہی کیا تھا مگر غیر متعلق اور غیر ضروری باتین دکھانے مین مخالف پارٹی کو کوئی فائدہ نہین اور میرا سراسر نقصان ہے ۔ حضور مالک ہین جو چاہین کرین ۔ جج نے تار دیکھکر مسٹر جنا کو یقین دلایا کہ واقعی اس مین جتنا بات مقدمہ سے تعلق رکھتی ہے ہم اوسکا کاپی کر دیتا ہے ۔ اور دوسرا حصہ بات ہمارا فائدے کا نہین ہے ۔ اسپر مسٹر فریزر کے وکیل نے کہا کہ اب تو جج صاحب کو بھی معلوم ہو گیا کہ تار مین بہت سی باتین قابل اظہار نہ تھین ۔ اور جن کے ظاہر کرنے اور دکھانے سے انکار کرنے پر مسٹر فریزر مجبور تھے اور ان کی مجبوری جائز اور با قانون تھی اس لیے اونکے انکار کو توہین عدالت پر محمول نہین کرنا چاہیے اور توہین عدالت نہین ہوئی تو جرمانہ کا حکم بھی منسوخ ہو جانا چاہیے ۔ جج نے کہا ۔ او نیس ہم نے تار دیکھا نہین تھا [illegible]

[illegible]

امیر کا تحفہ

امیر حبیب اللہ خان نے چار گھوڑے ہز اکسلنسی وائسرائے لارڈ منٹو کو اور ایک گھوڑا لیڈی منٹو کلکتہ کی صاحبزادی کو تحفۃً بھیجا ۔ ان گھوڑون کے کسی قدر زیادہ سرکش ہونے کے علاوہ اور کوئی خوبی بیان نہین کی گئی مگر چونکہ امیر نے اپنے انتخاب سے وائسرائے حضور کے لیے گھوڑے بھیجے ہین کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ امیر کا انتخاب لاجواب ہوگا کوہ کابل کے تازی جانور مشہور ہین اور جو شہ نسیان مشہور ہوتی ہے وہی تحفہ بھیجنے کی رسم ہے ۔ خیر بہرحال کسی مصلحت سے گھوڑے بھیجے گئے اور ہمکو فرض کر لینا چاہیے کہ بڑھیا گھوڑے ہونگے ۔ البتہ اسکا خیال ہوتا ہے کہ یہ تحفہ کیون بھیجا گیا اور تحفہ مین گھوڑے ہی کیون بھیجے گئے ۔ تحفہ بھیجنے کی علت پر زیادہ سوچنے کی ضرورت نہین کیونکہ امیر ابھی ابھی گھر پہنچے ہین ۔ ہندوستانیون کی مہمانیون کے چٹخارے ابھی بھولے نہون گے ۔ اسکے علاوہ لارڈ منٹو کی گورنمنٹ نے عموماً ہندوستان مین اور خصوصاً کلکتہ مین امیر کی سواری کے تمام دلچسپ اسباب مہیا کر دئے تھے ہل جزاء الاحسان الا الاحسان " امیر نے بھی ہندوستانی سواریون کے معاوضہ مین سواری کے گھوڑے بھیجے اور کہ لارڈ منٹو کو کابلی گھوڑے ایسے ہی پسند آئینگے جیسے امیر کو انکی موٹر گاڑی پسند آئی تھی ۔ خدا جانے امیر نے لیڈی منٹو اور لارڈ کچنر کو کیون فراموش کر دیا مگر خیر ابھی تحفہ تحائف کی ابتدا ہوئی ہے آخر کابل ہے اور کیا کیا تحفے آتے ہین ۔

معرکہ آرائی

برہانپور میں بھکاری شاہ کا عرس

مولانا پنچ بہادر – آداب عرض کرتا ہوں۔ ناظرین آداب عرض کرتا ہوں۔ مزاج اقدس۔ مجھے آپ سے بھی کچھ سنانا ہے۔ ریلوے والوں کا کچھ ایسا بیل بگڑ گیا ہے کہ خدا کی پناہ۔ ہم تو سمجھتے تھے کہ بمبئی ہی میں یہ وبال جان ہو رہا ہے مگر نہیں یہ خود غلط ہوا کہ ہر اسٹیشن اپنی خانہ قائم آفتاب ست۔ پیسہ دو پیسہ کے لئے غریب مسافروں کی جان عذاب میں پڑ جاتی ہے جیسا کہ اسٹیشن پر اس وجہ سے کہ برہانپور میں بھکاری شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا عرس تھا وہ ریل پیل ہوئی کہ الاماں اور پھر ادھر سے ڈبے کم دئے گئے کہ مقامے تماشا گشتہ بود۔ سب کے سب پنچ صاحب بہادر کے پاس گئے انہوں نے دعا بتائی اور کہہ دیا چلو چلکر دوسری ٹرین میں بیٹھنا۔ یا لوگوں نے دیکھا کہ یہ تو بڑی عجیب ہوئی کہ کس تصویر سے نکلا کون ہو۔ چپکے سے دو چار چھپے تھا رہے اور صاحب بہادر نے زبردستی دروازے کھول کھول کے آدمیوں کی ٹھونسا بھرتی کرنے شروع کر دئے۔ اب کیا تھا صاحب بہادر کی مرضی ہے اور ریلوے والوں کا [illegible] خوبصورت نہ بولے۔ ایک ایک ڈبہ میں بیس بیس پچیس پچیس آدمی ٹھونس دئے گئے ملک کے اوپر ایک آدھ نے اور بعضوں نے بعض ڈبوں میں تو گدھے گھوڑے کی طرح گھسے مگر غنیمت ہوئی کہ [illegible] سیکنڈ [illegible] اب ان ریلوے والوں سے کوئی یہ تو پوچھے کہ جب ہر طرف سے مسافروں کی کثرت ہے تو ڈبوں کے کم کئے جانے کا سبب کیا ہے ایسی حالت میں اور ڈبے کیوں نہیں لگائے جاتے

دور دراز کے مسافروں کو کیوں تکلیف دیجاتی ہے مگر وہاں تو یہ خیال ہے کہ مر دو جو مرنے میں کیا پابہشت میں بچے حلوے مانڈے سے مطلب۔ خیر صاحب خدا خدا کر کے میں بارہ بجے برہانپور میں ٹرین پہنچی۔ بدولت جان بچی لاکھوں پائے لکھا اور تر ہو کر اترا اور مولوی سید عبدالستار کے یہاں میں پہنچے اور سنئے مولوی انعام اللہ صاحب کو خدا جانے کیا سوجھی کہ خلاف معمول لوگوں کا مجمع دیکھ کر جب کہ صبح کی نماز ہو یا ڈال بہت سے لوگ جمعہ میں شریک بھی نہ ہو سکے۔ ہمیشہ دو ڈیڑھ بجے جمعہ ہوتا تھا مگر امروز ایک ہی بجے میرے پڑھنے نماز ختم ہوگئی [illegible] شہر کے شمال و مشرق کے گوشے کی طرف کوئی ڈیڑھ دو میل کے فاصلے پر لوگوں کا تانتا بندھ گیا اور اسقدر گھمسان کی بھیڑ ہوئی کہ بلا مبالغہ یہ معلوم ہوتا تھا جیسے آدمیوں کا جنگل ہے۔ حضرت بھکاری شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک کے شمال کی جانب ایک تشبیہی مسجد [illegible] میں جس کے ایک کونے میں [illegible] تمام نماز کی طرح [illegible] ہوئے چہل قدمی کر رہی تھی لوگ صبح سے شروع ہوئے اور رومال دوپٹے وغیرہ وغیرہ بچھا بچھا کے قبلہ رو بیٹھ گئے اور سب کے آگے مولوی انعام اللہ صاحب مصلیٰ بچھائے تسبیح پھیر رہے تھے مگر بارہ بجے آپکے پیچھے طرف دو چار صفوں کے بعد تعداد [illegible] دیکھا تو ادھر ادھر [illegible] چند [illegible] ماہتاب [illegible] دینا پڑا جانے [illegible] کے چلنے پھرنے [illegible] سے نیا دو چلنے والے [illegible] سے قتل عام کر رہی [illegible] آپہنچے [illegible] اور بارش انگریزی میں آ گئیں [illegible] شروع کر دیں [illegible] ہونے جوں جوں [illegible] ذرا پس

لگی اور سر پر ٹپکہ پڑا۔ اور ہاں تماشا کاروں کو بجلی کال میں کر ذرا روشنی یا تصویر دل۔ دوسری طرف سے آواز آئی۔ واہ رشتی کو بل ہے۔ ہم سکے دو دو پانی کی بوندیں بھی۔ غرض کہ اس قسم کے آوازے نوازے ہو رہے تھے کہ سب مؤذن بانگ بے ہنگام برداشت؛ نمیدانم کہ چند از شب گذشت است اللہ اکبر اللہ اکبر کی صدا نے پہلے سب کو [illegible] کھڑا کر دیا۔ غنیمت ہے کہ سالہا کے آدمیوں کی موجودگی میں جماعت سے مغرب کی نماز پڑھی گئی اور دعا و فاتحہ کے بعد لوگ چلتے ہوگئے۔ بحمد اللہ خیر سے ہمارے ان ہی خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم و دیگر بزرگان دین کے وصال کے روز چھٹیاں ہوتی ہیں اور دوکانیں وکاروبار سب کچھ اسلئے بند کیا جاتا ہے کہ یاد خدا کریں مگر خلاف اسکے لوگ حاجی علی اور جابجا مزارات میں جمع ہوکر لہو و لعب میں دن گذارتے ہیں یا رات کو سینما کی [illegible] خدا راضی کا وظیفہ رٹتے ہیں۔ کاش ہم لوگ بھی ان ایام میں "الدال علی الخیر کفاعلہ" [illegible] کے مصداق اکٹھا جمع ہو کر کوئی ایسا کام کرتے جو ہماری بہبودی اور بہتری کا سبب ہوتا اور مخالفوں کے "کل بدعۃ ضلالۃ" کہہ کر [illegible] امان ملتی۔ امید ہے کہ [illegible] کے سرپرست و معتقد علی الخصوص کٹلری بازار والے تجار ضرور اس قسم کی کوئی تجویز کر جنگے اور اوباش طبائع کے مائل حوصلوں کے افزائش کے بجائے [illegible] ہوں ورنہ وہ وقت بھی [illegible] حضرت رسول اللہ صلعم نے فرمایا [illegible] امت کے [illegible] جو [illegible] والسلام

راقم

[illegible]

سیاہی ہی سیاہی ہے کبھی سفیدی ہے کبھی صاف مطلع ہے بدلتا ہے چرخ پیر بھی رنگ گرگٹ کا

اس ماہ موسم کے رو و بدل نے عجب سمان باندھا کہ پیر فلک کہ ستم ظریف ہے اور نت نئی طرح کا رنگ دکھاتا ہے اور ہر تغیر سے ہیں نے خلق اللہ کو اس جانب متوجہ کر رکھا ہے۔ آگرہ آباد جیسے صدر مقام میں ایک دم موسم گرما نے وہ زور باندھا کہ حکام و دیگر منشیان ہر نام پہاڑوں پر جا بیٹھے۔ شربت و برف کی دکانوں سے بازاروں کی رونق دوبالا ہو گئی مگر موسم نے پھر ایسی کروٹ بدلی کہ شب و روز کی جلی ہوئی خلقت ٹھنڈا پانی پینے لگی سیاہ بادل گھر آئے اور ٹھنڈی ہوا سے بہار آ گئی۔ برسات کا لطف آ گیا پیداوار اور زراعت کی امید پر پانی پڑ گیا۔ ہمارے عام بیک بانی کے چھینٹے کھا کر سبزے تازہ ہو چلے۔ گل کو چون میں صد ہزار ہا ناروں کی صدا بلند ہونے لگی۔ ہائے سردی جان قلابازی کہا گئی۔ ہائے ہسٹیریا کا مرتے ہی ڈوم نکل گیا غرضکہ اس جلی سے اکثر لوگ بھیگی بلی کی طرح شہر چھوڑ کر مضافات میں جا چھپے۔ اور اپریل ۱۹۰۱ء میں برات پھر ہوئی۔ امنت حفیظ ژالہ باری سے ٹھنڈی کر میون کا مزا آ گیا۔ کبھی تیز دھوپ کبھی بدلی کا نیا روپ دو مختلف موسموں کی کیفیت اس جالی سے بدل رہی ہے شہر کا نقشہ روپ بدل رہا ہے۔ کبھی بارش اور کبھی مطلع بالکل صاف۔ غرض کہ اس تقسیم فلک نے عجیب منظر دکھا رکھا ہے۔ دوسرے آگرہ آباد میں آجکل دو تھیٹریکل کمپنیوں کے قیام سے باشندگان شہر پر افلاس کی آفت بڑھتی جا رہی ہے۔ روزانہ تھیٹروں کی اہمیت کی بہت قابل دید ہے ۔۔۔

داخلہ کسی تھیٹر میں نہیں۔ دو دن بیکار۔ سر اٹھا کر دیکھو تو وش کے تماشے میں لائے مشعلیں آندھی اور پانی نے وہ زور باندھا کہ پردوں اور روشنی کا رنگ درہم ہو گیا۔ تمام اسٹیج میں پانی بھر گیا۔ بہت سے تماشائی بھاگ گئے اس شب ایسی بے لطفی رہی کہ توبہ ہی توبہ۔ اول تو گانا اور ایکٹ خراب۔ دوسرے تند ہوا اور بارش سے جان کو عذاب ہو گیا۔ طاعون اور پریشانی کے زمانہ میں ایک چھوڑ دو دو تھیٹروں کا قیام یہ بھی مرض جہالت میں داخل ہے جو سراسر باشندوں کی تباہی کا باعث ہے۔ خصوصاً آگرہ آباد جیسے صدر مقام میں ایسے نقصان دہ امور کے انسداد کی طرف حکام کو ضرور توجہ کرنی چاہیے کیونکہ تھیٹر بازوں کے چسکے سے چوریوں کی کثرت ہوتی ہے اور شہر کی آب و ہوا خراب ہوتی ہے اسلئے کہ ہر ایک محلہ کا تندرست و بیمار آدمی شریک تھیٹر ہوتا ہے۔ اگر اسی طرح بارش اور گرمی و سردی کا سلسلہ رہا تو دیکھئے فصل کس رنگ پر رہتی ہے ساقی جو مجھکو دینا ہے کوئی ساغر تو جلد ایسے میں دیکھ ساقی وہ ہوا بھی چلتی ہے ٹھنڈی ٹھنڈی سیاہ بادل بھی چھا رہا ہے۔ (راقم ۔۔۔ ۱۰۔ ۱)

آ گئے لاہور میں طاعون خان الاماں اے رب اکبر الاماں

توبہ توبہ استغفر اللہ کمبخت طاعون منحوس نو برس بیطرح ڈیرا ڈنڈا جما کے بیٹھا ہے کسیطرح اٹھنے کا نام ہی نہیں لیتا۔ ہر طرف نمونہ محشر قائم ہے مکانوں سے گریہ و زاری کی چیخیں آ رہی ہیں

آہ کوئی محلہ ایسا نہ ہو گا کہ جہاں طاعون نے ہنگامہ برپا نہ کیا ہو۔ محلہ تو کیا بلکہ شہر کا کوئی شاذ و نادر مکان اسکی نگاہ سے بچا ہو تو معلوم نہیں۔ ورنہ ہر جگہ آپ موجود ہیں۔ کچھ عرصہ قبل لاہور میں وہ چہل پہل تھی کہ تمام اسکول اور کالج کوچہ و بازار میں رونق ہی رونق نظر آتی تھی مگر اب تو تمام مدارس اور کالج میں قفل پڑ گئے ہیں بیچارے طلبا خوف کے مارے اپنے اپنے شہروں کو فرار ہو رہے ہیں اور ہر ایک کی زبان پر یہی کلمہ جاری ہے کہ جی زندہ رہے تو بی اے ایم اے کی ڈگریاں اپنے ہاں کی دست بستہ کنیزیں ہیں۔ صرف ایک اسلامیہ کالج اللہ کے بھروسے پر کھلا ہوا ہے۔ بازاروں میں دن دہاڑے سناٹا چھایا ہوا ہے۔ ہندوؤں کے محلوں میں تو جھاڑو پھر گئی۔ عزیز و اقربا تڑپ تڑپ کر جان دے رہے ہیں۔ اور کوئی پرسان حال نہیں۔ مرنے کے بعد برادری کے لوگ اتنی بھی مدد نہیں دیتے کہ لاش اٹھا کر مرگھٹ تک پہنچائیں مسلمانوں سے تو انکو چھوت چھات کا لحاظ تھا ہی مگر اب اپنے مذہب والوں سے بھی پرہیز کیا جاتا ہے۔ آہ کیا کریں جان سبکو پیاری ہے۔ اس وقت مسلمانوں کی جرأت قابل تعریف ہے کہ اپنے ہاں کے مردوں کو تو خیر کسی طرح عاقبت کی منزل اول پر پہنچا ہی دیتے ہیں مگر وقت پر ہندو بھائیوں کی امانت سے بھی آنکھیں نہیں چراتے۔ ریلوے ورکشاپ اور کارخانجات میں نصف سے زیادہ آدمیوں کی کمی ہو گئی ہے۔ لوگوں کی پریشانی دیکھکر جگر کا ٹکڑا ہوتا ہے۔ اور کوئی انکی حالت پر رحم نہ کھائے اور اپنے ان کے ملازموں کو ۔۔۔ کہ رحم کرو جہاں تمہارا ۔۔۔ بلا کو رد ۔۔۔

اندرون کو اپنی اپنی ڈیوڑھی پر آجاؤ۔ لوگوں کو اتنا بھی سہارا تائید غیبی سے کچھ کم نہتا۔ اب صدہا آدمی شام کے وقت مرگھٹ روانہ ہو جاتے ہیں اسوقت بہت سے مکاروں کی ریاکاری بھی ظاہر ہو گئی جو اپنے کو بڑا متوکل علی اللہ جانتے تھے اور کئی سو دانوں کی تسبیحیں پھرایا کرتے تھے۔ طاعون خان نے وہ آنکھیں دکھلائیں کہ ان کی پرہیزگاری رفوچکر ہوتی نظر آئی۔ اپنے اپنے اہل وعیال سمیت امرتسر گجرات گوجرانوالہ چلتے بنے۔ جب انکا یہ حال ہو تو ضعیف الاعتقاد حضرات جو کریں کم ہے۔ ٹرینیں بھری ہوئی جا رہی ہیں۔ اُف روزانہ دو ڈیڑھ سو چلنے پھرنے والے عدم آباد کو سدھار جاتے ہیں میونسپل کمیٹی کی جانب سے ابتک صفائی کا انتظام خاطر خواہ نہیں ہے۔ لاہور کی گلیاں غلاظت میں ہمارے بمبئی کے پانجراپول سے بھی بڑھی ہوئی ہیں۔ لاکھ صفائی کیجائے مگر طاعون خان بہادر اپنا لشکر ٹڈی کے بغیر یہاں سے روانہ نہ ہوں گے۔ پروردگار عالم اپنے بندوں کی ردی حالت پر اپنے حبیب پاک کے صدقے رحم کرے۔ لاہور کے مسلمانوں پر سخت افسوس ہے کہ ایکبار بھی شاہی مسجد میں دفعیہ وبا کے لئے دعا طلب نہ کی گئی۔ راقم نجم ثاقب بمبوی [illegible]

انجنیرنگ سکول حیدرآباد

بھائی پنچ تسلیم۔ ذرا سنئے تو۔ کیسے فخر کی بات ہے۔ بقول شخصے سر منڈاتے ہی اولے پڑے۔ ہائیں میاں کیا ہوا۔ ارے خدا بچے۔ تم کیسے بھولے ہو پاؤں کیوں ڈالتے ہو۔ تمہاری جوتی سے۔ خواہ کسی کے اولے پڑیں یا سر پر جوتے۔ اجی حضرت یہاں کام ہے۔ اسلئے آپ سے شکایت کرتے ہیں ہاں جی ذرا سنئے تو میں نے مشیر دکن میں دیکھا کہ اڈیٹر صاحب اخبار مذکور حیدرآباد کے انجنیرنگ کالج کے ہیڈ ماسٹر صاحب کے بہت شاکی ہیں۔ کہ وقت پر طلبا کو سبق نہیں پڑھایا جاتا۔ اگر ہیڈ ماسٹر صاحب کے رحم نے منہ کھولا بھی تو طلبا کو حکم دیتے ہیں کہ فلاں وقت فلاں پل پر آنا تم کو عملی کارروائی کا ثبوت دیں گے۔ اس حکم پر طلبا پل پر پہنچ جاتے ہیں مگر ہیڈ ماسٹر صاحب اپنے تحصیل بیٹھے ہوئے دردولت پر ہی لوٹیاں لگایا کرتے ہیں۔ اسے سبحان اللہ۔ ابھی اڈیٹر صاحب ذرا سوچو تو اسلامی ریاست۔ اور وہاں ایسا مدرسہ۔ توبہ توبہ۔ یہاں تو معشوقوں کا مدرسہ ہونا چاہئے۔ پھر دیکھئے کیسے ہیڈ ماسٹر بلا تنخواہ اور ایسے جانکش طلبا ملیں گے جنکو آگے فرہاد جیسا جانکش بھی کان پکڑے۔ کیوں کیسی کہی۔ بچا ذرا اور سننا۔ اڈیٹر صاحب یہ بھی لکھتے ہیں کہ باوجودیکہ حیدرآباد میں سپرنٹنڈنٹ انجنیرنگ ناظم تعلیمات۔ صدر مہتمم تنظیمات بلکہ متعدد عہدہ دار تعلیمیافتہ کے ہوتے ہوئے ایسی بے انتظامی کیوں۔ واہ واہی واہ۔ ایسے معاملے تو جانے بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے یہ سب ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ ایک کو چھپاؤ ایک کو بتاؤ تم سے تو ڈرتا ہوں۔ ہم کو بتا دیں گے کہ کیا ہوتا ہے کیوں ہے بے ذرا آئندہ ہفتے میں پھر ہماری زیارت کر لینا۔ اچھا سلام کرتا ہوں۔ لیجئے۔ حضرت نظام کو دعا تو دے۔ اجی حضور حضور کو تو دل دیتا ہے میری زبان میں کیا طاقت ہے۔ شاباش۔ اچھا جاؤ۔ ابکی بیوی [illegible] جاسوسی کر کے آنا۔ ذرا محلات کی خبر بھی لانا ہو بحکم سلام۔ راقم [illegible] بتعلق ممتاز علی اشرف دہلوی۔

طاعون نے دہلی کا کچومر نکالدیا

اجی حضرت مولانا پنچ آپنے کچھ اور بھی سنا کہ آجکل چاروں طرف طاعون کی مار مار ہو رہی ہے اور اسکا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ لوگ بوریا بدھنا چھوڑ چھاڑ سر پر پاؤں رکھکر گریز کا رستہ [illegible] ہیں مگر دہلی والے بندہ ایک ہی لگے باپ کے بیٹے بھلا کب بھاگنے والے تھے چنانچہ دہلی پنچ مورخہ [illegible] اسطرح لکھتے ہیں کہ جب محلہ بلیماران میں طاعون نے اپنا ڈیرا خیمہ جمایا تو محلے والوں نے [illegible] صاحبان نے سوچ بچار کر کے رائے قایم کی کہ یہ رسم ہے کیا جائے۔ چنانچہ دو چار تو ذیل صاحبان نے چندہ وصول کر کے قریب ۵۰ روپیہ کے جمع کئے۔ ایک گڈا طاعون کا بنا کر کالا منہ نیلے ہاتھ پاؤں کر کے بانس پر چڑھایا اور اسکے پیچھے ہولی کی طرح لکڑیاں فراہم کر کے آگ لگا دی اور سب چھوٹے بڑے لڑکے چاروں طرف لنگور کی طرح اچھل کود مچانے لگے اور کہنے لگے کہ [illegible] اداس چلنے پر بھی یہ [illegible] جاؤ ورنہ جلا دئے جاؤ گے۔ اور کہتے تھے کہ اس ٹوٹکے کے بعد طاعون انشاء اللہ نہیں ہو گی مگر حضرت طاعون [illegible] چنانچہ پانچ روز تک [illegible] کہ اب طاعون اوسطاً ۱۰۰ ہو گئی ہے۔ یہ رسم دیکھئے [illegible] بلکہ ابھی ۲۰۰ کی خبر پہنچی۔ بقلم [illegible]

جاسوسونکی رپورٹین

مقام سٹرومبولی مین ۱۸ اپریل کی شبکو سخت زلزلہ محسوس ہوا۔ سخت گربا پیدا ہوئی جس سے مکانات کے دریچے ٹوٹ گئے۔ مقامات لیپاری اور سٹرومبولی کے مابین سلسلۂ تار برقی ٹوٹ گیا۔

روسی و جاپانی معاہدہ آخری طور پر مرتب ہو گیا اور آخر مئی مین اسپر دستخط ہو جائینگے۔

۸ وین رجمنٹ ۳۴ وین پٹھان پلٹن کے چند سپاہی مدد ملکی کے جرم مین عدالت لاہور مین پیش تھے۔ کورٹ مارشل نے ۵ کو خارج کر دیے اور ۲ دو کو متفرق سزائین دین۔ اور باقیماندہ کو رہا کر دیا۔

سٹرومبولی نامی پہاڑ پھٹنے کے بعد آتش خیز چیزین ۵ منٹ تک برسے جس سے کھیت جل گئے فصل کو بڑا نقصان پہنچا۔ اور کل مقامات پر حدت ترقی کر گئی ہے۔

ہز مجسٹی شاہ انگلستان نیپلز سے روانہ ہوکے اور پیرس پہنچے ۳۰ کو روم (پایۂ تخت اٹلی) مین نہین ٹھہرینگے۔

جنگی سٹیمر ڈریڈ ناٹ کی طرز کے تین عظیم الشان برٹش سٹیمر بنانے کا ارادہ کر لیا گیا ہے اپر ہوائی گورن کی ۲۰۰۰ توپین چڑھائی جائینگی۔ چنانچہ اسکے متعلق مقام اولوچ اور مسٹر آرمسٹرانگ کو فرمائشین دی گئی ہین۔

۲ مئی کو جاپانی شہزادہ فوشیما کی تقریب خوشی کے ... مین جو جلسۂ ضیافت منعقد ہوا تھا ... مین ... الاہے اوسمین حضور ولیعہد انگلستان ... صاحبہ شریک ہونگے۔

... نے ... کو اطلاع دی ہے کہ کل تار برقیان جن مین ... سلسلۂ تار برسانی کی

آلات بھی شامل ہین اُنپر صرف گورنمنٹ کا قبضہ و اختیار رہیگا۔

شاہ بلجیم نے سرکاری طور پر پیرس کا معائنہ کیا۔ آپنے پریسیڈنٹ فالیرس کے ساتھ تناول طعام فرمایا اور پریسیڈنٹ جمہوری سلطنت کی رعایا شاد سے جو التفات و ہمدردی کرتی ہے اسکا ذکر کیا۔

مقام کاٹمانڈو کے سازش کنندون نے جسطرح کہ پریسیڈنٹ کو مارا جارہا تھا ایک سرنگ کھود ڈالی اور گاڑی کے ساتھ جو گھوڑے جتتے ہین ذبح ہو گئے اور گو مار ڈالا۔ پریسیڈنٹ بال بال بچگئے۔

سٹیمر سلور لیبیہ سنگاپور سے لندن کو جارہا تھا بے آف بسکے مین انجن ٹوٹ جانے کے باعث یہ ڈوب گیا۔ اسکے ۵ ملاح گم ہو گئے ہین اور ۲۰ ملاح جن مین ... یہ بطور پر چلے چپے ہی شمال مین سمندر سے نکالے گئے۔ یہ کل ملاح اور ... مقام پلے متوقع کو پہنچ گئے ہین۔

بڑودہ کے ڈانڈیا بازار مین ۷ سوداگرون کی دکانین جل گئین ۱۲ ہزار کا نقصان ہوا۔

اعلیحضرت نظام دکن نے بابا شرف الدین کے سالانہ عرس کا روز سرکاری تعطیل مین شمار کر لیا۔ یہ عرس ہر سال ۱۴ شعبان کو ہوتا ہے اور آئندہ ۱۱ ستمبر کو اس عرس کی عام تعطیل ہو گی۔

حیدرآباد کی مرحومہ بدرالنساء بیگم ... منصبہ کی املاک پر جن لوگون کا حق وراثت یا دعوی ہو انکے نام با ضابطہ اعلان جاری کیا گیا ہے اور سختی سے تاکید کی گئی ہے کہ اگر میعاد مقررہ مین کوئی درخواست موصول نہ ہوئی تو کل دعوے ردود باطل شمار کیے جائینگے۔

پرنم سی سنہ رو داکے ہندوستان میں رہتا تھا جو دار ترقی
مدن بابریم کور ۔ دانہ کیجاتی تھی اسکا زمانہ غرض کی
بابت ایک روپیہ رکھا گیا ۔ انتظام خانگی بکار روز
کیلئے ہے ابھی ام اخبار جن کے لیے فی لفظہ ۱۰
کے حصے مقرر کئے گئے ہیں ۔

کلکتہ میں پانچ پولیس افسروں نے ڈیلی نیوز پر
ہتک عزت کی نالش دیوانی میں دائر کی ہے جس
نے ۲ ہزار کا مطالبہ کیا ہے ۔

جمبو رکے ایک پنڈت رتانجی نذر حسین کو ۱۰۰ روپیہ
کے لالچ کے جرم میں ۱۲ ماہ قید اور ۱۰۰ روپیہ جرمانہ
کی سزا ملی ۔

دینا پور میں ۵ وین پلٹن کے ایک سپاہی نے
دو رفیقوں کو قتل کیا اور خودکشی کی کوشش
میں خود بھی زخمی ہوا ۔

قسمت گورنمنٹ نے وہاں کے ہمعصر اخبار سودا گر
کو تنبیہ کی ہے کہ وہ آئندہ سے غلط خبروں کی
اشاعت سے باز رہے ورنہ فوراً بند کیا جائیگا ۔

برہما میں ایک مدعی رحکومت پیدا ہوا ۔
پولیس نے تعاقب کیا ۔ چند معتقد گرفتار کر لئے گئے
لیکن وہ مدعی صاف بچکر نکل گیا ۔

شملہ کی خبر ہے کہ ایک انگریز خاتون کی خانساماں
نے گھر میں جا کر ناجائز حملہ کر دیا ۔ صاحب مجسٹریٹ نے
بنگلہ ہی میں تحقیقات کر کے ملزم کو ۳۰ ضرب بید
لگانے اور ۲ ماہ قید سخت کی سزا دی ۔

رنگون میں ایک برمی قیدی جیل ٹرین سے
کود کر فرار ہو گیا ۔

فیض نگر میں ایک بھیجا ہے کہ یہاں ۹ ماہ کی ایک
بکری نے دو بچے دیئے ۔ یہ دونوں عجیب الخلقت
ہیں یعنی مادہ کی تین اور نر کی ۵ ٹانگیں ہیں
جہلم کے خاکروبوں نے ایکا کر کے کام بند کر دیا
ہر چند کہ طلب اجرت بیش خوش نہیں ہیں اور معمولی سے

دو چند شرح اُجرت طلب کرتے ہیں ۔

ملتان بھی جو اب تک طاعون سے محفوظ تھا
مبتلا ہو گیا خدا رحم کرے ۔

ایران کے امین السلطنت نے وزیر اعظم اور وزیر
داخلہ کے مناصب اس شرط پر قبول کئے ہیں کہ شاہ
ایران موجودہ ملکی قوانین اور جدید پارلیمنٹ کے
مطابق کاروائی کریں ۔

سرداراں پنجاب نگار ایک کالا ہور میں طاعون میں مبتلا ہو گیا

عظیم رعایت

۱۲ ربیع الاول سے ۳۰ ربیع الثانی تک سیرہ و میلاد رسول اکرم علیہ
سیر العارفین ازدو حالات و کرامات اولیائے عرب و عجم خصوصاً
خاندان چشتیہ میں محقق تصنیف مولانا جمالی کمبوہ دہلی مؤلف اخفری
مصنف محمد طالب کی انکیوبنا لو رولکا سر زمانہ قیمت ۱۲
حجم ۲۲۲ صفحہ میلاد و سیدیہ پیر قرآن و حدیث مصنفہ
حضرت علامہ ابو سعید محدث دہلوی قیمت ۴ حجم ۲۰ صفحہ
معجزہ شق القمر قیمت ۱ حجم ۵ صفحہ رسالہ تعبیر خواب ۔
قیمت ۱ حجم ۱۵ صفحہ مثنوی زہر عشق قیمت ۴ حجم ۴۴ صفحہ
مثنوی خواجہ اجمیری قیمت ۴ حجم ۹ صفحہ تفسیر بسم اللہ
والحمد شریف ۱ حجم ۴ صفحہ مثنوی جوش رحمت قیمت ۱
حجم ۴ صفحہ جام فنا قیمت ۱ حجم ۴ صفحہ ۔

المشتھر ۔ ۔ ۔ امجد سجادہ نشین مزار حضرت شیخ کبیر
کلہ سوان ۔ محلہ سرائے ترین ۔ ڈاکخانہ سنبھل ضلع مرادآباد

بمبئی ۔ بندر بیت الحمد فوز الدین کی گودام (جو ری
کل محمد نے کرایہ پر لے رکھی تھی) میں آگ لگی کل ۲۰ ہزار
کا نقصان ہوا ۔ گودام کا ۱۵ ہزار اور سامان کا ۱۰
ہزار کا بیمہ ہے ۔ آگ کی کوئی وجہ ظاہر نہیں ہوئی
۲ ۔ منوہر لال شنکر لال سکنہ بھولیشور نے پولیس
کو اطلاع دی کہ انکے ہاں سے ۲ ہزار ۱۰۰ روپیہ
کا مال چوری گیا ۔

۔ رانا امرو تہ ایک سال بندرہ ۱۵ فٹ درخت
کی بلندی سے گر پڑا ۔ اور مر گیا ۔

استنبول میں اندرون جرمن کمپنیوں کی دغا بازیوں
سے عام بد دلی ہو رہی ہے اور اسی باعث شاہ جرمن سے
بھی لوگ بدظن ہو رہے ہیں ۔

ممالک چین میں اسلام روز بروز ترقی پر ہے
ملکی دوائیوں کی تعداد ایران میں دن بدن
بڑھ رہی ہے اور اب تک ہزار سے زیادہ آدمی
اسمیں شریک ہو گئے ہیں ۔

جرمنی نے ایک مشن طرابلس الغرب روانہ کرنے کی
اجازت طلب کی تھی مگر اعلیٰحضرت نے حکمت عملی کر
ٹال دیا ۔

لارڈ کرومر اپنی ایک تقریر میں مسلمانوں کے خلاف چند فقرے
کہگئے تھے اور یہ آپکی تقریر کے خلاف تھا ۔

ہفتہ گذشتہ میں بمبئی کی طاعونی اموات ۱۹۲ تک
پہنچ گئی یہ بہ نسبت ہفتہ سابق کی ہے ۔

عرق بہار جوانی

نوجوان لڑکیاں اور عورتیں اس عرق سے پستانوں کو
وصولیں تو تھوڑے روز سے ہی پستان سخت اور
سڈول ہونا شروع ہو جاتے ہیں ۔ باندھنے وغیرہ
کی حاجت نہیں قیمت پانچ اونس شیشی ایک روپیہ
بارہ اونس کے دو روپے (صہ)

حاتمی زلف دراز تیل

اس تیل سے بال صاف اور مضبوط ہو کر بڑھتے ہیں
ہر ایک عورت کو اسکی آزمائش کرنی چاہئے ۔ اس تیل
سے بال گنج وغیرہ سے نکلتے ہوں تو ہم ذمہ دار نہیں ۔
قیمت بڑا اونس شیشی کا ایک روپیہ **(نوٹ)**
جو شخص ان دواؤں کو غیر موثر ثابت کر دے تو ہم سے
پچاس روپیہ انعام دینگے ۔ حکیم عطا محمد حاتم
حاتمی دواخانہ بھینڈی بازار کھیتواڑی ماگھ ڈنکن بمبئی

پتھر کا دل پھٹا

پتھر کا دل پھٹا اور اسی شہر میں ... کی گرم بازاری ہوئی جس نے پیشتر ہی ... تنگ ... دنیا ہو کر ... کر دیا تھا۔ وہ منظر خوفناک دامن کے مرسلوں نے ... حیرت انگیز وقت اتنا تھا ... حسین ... جو علمی ... کے ... سلطنت ... مسرت کا موجب ہوا۔ وہ مژدہ جس نے ہندوستان کے ... میں صرف ... اپنی مسرت انگیز جھلک دکھلائی ... ہندوستان ... معزز اور منتقد ... نے مسلسل تجربات اور مشاہدات کے بعد ہماری ... کے ... ریویو ہو گئے تھے اور ایک ... ہمارے معزز ایڈیٹر نے ۲۵ ستمبر ۱۹۰۶ء کے پرچہ میں ... ہندوستان کی ... تحقیقات کے عنوان سے پرسنل کالم میں ہمارے پیارے وطن کے دن ... کی بشارت دی تھی وہ ہمارے ... ایجاد ... بال اڑانے کے صابن کی ترکیب اور اجزا پر ... لکھا تھا اور اسے ہماری ... ترقی کا پیش خیمہ سمجھ کر نہایت خوش ہوا تھا +

... خاص ... بالخصوص ایجاد و صنعت کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہو ... اس قسم کی ... قدر ایجاد کو ... نظر سے ... سکے ... بلکہ دونوں ... اور مہینوں تک غور و فکر کرکے اسکی ... وقت کا بہت سا حصہ صرف کرتے ہیں۔ اور جب ... ہر پہلو پر ... حادی ... مطمئن ہو ... نے ... تو ... کی خوش ... اور ... تجربوں کے بعد ... شہرہ ... دنیا کے

معزز اخبار ٹائمز آف امریکہ نے

جس نے ۴۰ سال سے روزانہ شائع ہونے کی عزت حاصل ہے اپنی ۲۰ نومبر کی اشاعت کے صفحہ ۱۳ پر ہماری حیرت انگیز ایجاد بال اڑانے کے صابن کی نسبت "ہندوستان کی کامیابی" کا ہیڈ نگ دیکر جو کچھ درج ... لکھا ہے اسکی اردو کاپی ہم ذیل میں درج کرتے ہیں :-

Success of Hindustan
A soap has been invented in Depilatory Soap Factory Amrit Sar. We are surprised, hairs are removed without injury to skin. Hindustani people are improving very fast. We congratulate Dr. Mohamed Hussain Surgeon for his wonderful discovery.

ایک صابون ایجاد کیا گیا ہے۔ ہم حیران ہیں کہ چمڑے کو بغیر کسی تکلیف کے بالوں کو اڑا دیتا ہے۔ ہندوستان کے لوگ بہت جلد ترقی کرتے جاتے ہیں۔ ہم ڈاکٹر شیخ محمد حسین سرجن کو اس حیرت انگیز ایجاد پر مبارکباد دیتے ہیں +

کیا ضرورت ہے

کہ ہم مولانا عبارت پر کچھ حاشیہ چڑھائیں۔ اس لئے کہ امریکہ جیسے ایجاد و صنعت کے مسلم استاد ملک کے ایک بہترین فرد کی رائے ہماری ... کی محتاج نہیں۔ بلکہ ہندوستان کے لئے اس سے زیادہ افتخار کا کوئی موقعہ نہیں ہو سکتا کہ دنیا کے اس حصہ کا ایک معزز اہل الرائے ایڈیٹر اسکے ایک وجود کی تعریف میں رطب اللسان ہے جو اسوقت صنعت و حرفت اور اختراع و ایجاد کا سرچشمہ مانا جاتا ہے +

سونے پر سہاگہ } یہ ہے کہ امریکہ کے اخبار موصوف کے ہم رتبہ جہان بین کے بعد جابجا بال اڑانے کے صابنوں کی بیش از بیش خوبیوں کا اعتراف کیا ہے اور حیرانی ظاہر کی ہے کہ جلد پر کسی قسم کا اثر کئے بغیر یہ صابون بالوں کو بیخ و بن سے اڑا دیتا ہے۔ اب اس سے بڑھ کر تجربہ اور شہادت کا کوئی درجہ نہیں رہا جس کا آپ کو انتظار ہو۔ بس آپ ... نام ... بال اڑانے کا صابون منگائیں +

خاص الخاص اوصاف } یہ ہیں کہ یہ صابون عام صابنوں کی طرح ملنے سے دیکھتے دیکھتے جسم کے بالوں کو دھوئیں کی طرح اڑا دیتا ہے اور جلد کو خوبصورت اور ملائم کر دیتا ہے۔ اور ... یہ کہ بال ... بعد پیدا ہوتے ہیں۔ وہ بھی بہت کم نہایت ملائم ... اس سے بڑھ کر آسان اور بالوں کو بلا ضرر اڑا دینے کا اور کیا ذریعہ ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کیا بلکہ دنیا بھر میں اس ایجاد کا چرچا ہو رہا ہے +

قیمت } فی بکس جس میں چھ چھ آنہ والی تین ٹکیہ ہوتی ہیں چودہ آنہ محصول ۴/ ... بکس ڈیڑھ روپیہ (۱۸/) محصول ۶/ چار بکس دو روپے چودہ آنہ ... محصول ... چھ بکس ... محصول ... قیمت فی ٹکیہ چھ آنہ اور محصول ڈاک ۴/

پتہ یہ ہے :-

ڈاکٹر شیخ محمد حسین سرجن اینڈ فزیشن

موجد بال اڑانے کا صابن ۔ امرتسر پنجاب

ترجمہ: "ہندوستان کی کامیابی" ... بال اڑانے کا صابون امرتسر میں ...

کیا طاعون لا علاج مرض ہے؟

خداوند تعالیٰ نے

چونکہ باعث امراض پیدا کئے ہیں ... کی عنایت و کرم سے ان امراض کے ... علاج بھی ہوتے ہیں ۔ ... الحمد دوا ... سامان مہیا کر رکھے ہیں ۔ مگر ... ہم ان سے آگاہ نہیں ہوتے

آگاہی کے لئے

... علماء نے ایک خاص ... (حکیم و ڈاکٹر) ... [illegible]

چنانچہ اس عاجز نے

... طاعون ... [illegible]

... مطلق

[illegible]

علاج ہی یقیناً علاج ہے

[illegible]

احتیاطیں

... کیا ... بیماریوں میں ... نہیں ہونے دیتے

وبائی بیماریوں میں

... مرض کا مادہ ... [illegible]

تیزاب ... اور ... جو ... تمام اندرونی اعضائے رئیسہ دل و دماغ جگر وغیرہ کو کام سے روک رہتا ہے

اس لئے جب تم کو

طاعون کے زہر کا جسم میں سرایت کرنے کا ... ذرا بھی شبہ ہو ... متوجہ علاج ہو جاؤ اور تمام ... دشمن ... جس کو مرض ... کی عادت ہے مطابق شروع مرض ... دن یا دو دن بعد علاج شروع ... اس وقت علاج کا کچھ فائدہ نہ ہوگا

ہمارے وطنی بھائیوں

کی ... عادت ہے ... کوئی مریض ... دوا طبیب ... خط بھیجتے ہیں ... مرض بگڑ جاتا ہے

خوب یاد رکھنا چاہئے

... طاعون ... [illegible]

ہدایات

(۱) ... مرض شروع ہوتے ہی دوا شروع کردو ...
(۲) ... [illegible]
(۳) ... [illegible]

[illegible]

اگر مرض شدید ہے

[illegible]

علاج حفظ ما تقدم

... مرض طاعون ... اکسیر شفا ... [illegible]

خبردار! ہوشیار!!

[illegible]

کیا وجہ ہے

[illegible]

اکثر مذاہب

[illegible]

وہ یہی مخلوق ہے جو

[illegible]

اکسیر شفا ہے اور بس

[illegible]